مدیر کے قلم سے

مجھے قرآن کریم میں روحانی سکون ملا

ایک نومسلم کینیڈین خاتون کے تاثرات

گذشتہ روز امریکہ سے ایک نومسلم خاتون ڈاکٹر مجاہدہ گوجرانوالہ تشریف لائیں۔ ان کا سابقہ نام "ماریسا" ہے اور امریکی ریاست کیلی فورنیا میں سن ڈیگو سٹیٹ یونیورسٹی کے شعبۂ مذہبی امور کی پروفیسر ہیں۔ ان کے خاوند ملک محمد علوی صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ علوی صاحب وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں اور پندرہ سال سے امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔ ڈاکٹر مجاہدہ پیدائشی طور پر کینیڈین ہیں اور ایک عرصہ سے امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ موصوفہ نے کم و بیش دس سال قبل اسلام قبول کیا، عربی زبان سیکھی، اردو اور فارسی سے بھی آشنائی حاصل کی، امام ولی اللہ دہلویؒ کے مذہبی نظریات پر برکلے یونیورسٹی میں پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور ان دنوں تذکرہ نویسی کے موضوع پر اپنے ایک مقالہ کی تیاری کے لیے سکالرشپ پر پاکستان آئی ہوئی ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ پر پی۔ایچ۔ڈی کے مقالہ کی تیاری کے دوران انہیں حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی بعض تصانیف سے استفادہ کا موقع ملا اور اپنے دورۂ پاکستان کے موقع پر انہیں یہ شوق ہوا کہ حضرت صوفی صاحب مدظلہ سے براہ راست ملاقات کریں اور ان سے علمی استفادہ کریں۔ ۱۰ فروری کو مدرسہ نصرۃ العلوم کی لائبریری میں ڈاکٹر مجاہدہ کی موصوفہ کی حضرت صوفی صاحب سے ملاقات ہوئی جس میں ملک محمد علوی صاحب اور راقم الحروف بھی شریک تھے۔ اس موقع پر حضرت صوفی صاحب نے ڈاکٹر مجاہدہ سے سوال کیا کہ آج کے دور میں جبکہ مسلمانوں کی اجتماعی حالت باعث کشش نہیں ہے انہیں اسلام کی طرف رغبت کیسے ہوئی اور انہوں نے کس چیز سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا؟ ڈاکٹر مجاہدہ نے جواب دیا کہ انہیں ایک عرصہ سے روحانی سکون کی تلاش تھی اور وہ روحانی طور پر ایک خلا محسوس کر رہی تھیں۔ روح کے سکون کی تلاش میں انہوں نے متعدد سفر بھی کیے۔ اسی دوران جبکہ وہ سپین (اندلس) میں تھیں مراکش ریڈیو سے انہیں متعدد بار قرآن کریم کی تلاوت سننے کا موقع ملا اور انہیں محسوس ہوا کہ وہ جس روحانی سکون کی تلاش میں ہیں وہ اس کلام میں ہے۔ انہیں عربی زبان سے بھی دلچسپی تھی۔ اس لیے انہوں نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا اور قرآن کریم کے اس مطالعہ نے انہیں ہدایت کی منزل سے ہمکنار کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک موقع پر دہلی میں تھیں تو حضرت نظام الدین اولیاءؒ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر گئیں۔ وہاں انہوں نے ایک عجیب قسم کے روحانی سکون کی فضا محسوس کی جس سے انہیں تصوف اور سلوک سے دلچسپی پیدا ہوئی۔

ڈاکٹر مجاہدہ نے بتایا کہ انہوں نے شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی معروف تصنیف "حجۃ اللہ البالغۃ" کا انگلش میں ترجمہ شروع کیا ہے۔ ایک جلد کا ترجمہ وہ مکمل کر چکی ہیں اور دوسری جلد پر کام جاری ہے۔ نیز انہوں نے پی ایچ ڈی کے لیے حضرت شاہ ولی اللہؒ پر جو مقالہ لکھا ہے اسے "حجۃ اللہ البالغۃ" کے انگلش ترجمہ کے مقدمہ کے طور پر شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ انہوں نے انگلش میں

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ پر چند مقالات بھی لکھے ہیں جو مختلف جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔

حضرت صوفی صاحب مدظلہ کے ساتھ ایک گھنٹہ کی نشست انتہائی معلوماتی اور ایمان افروز تھی۔ نومسلم کینیڈین خاتون نے حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے فلسفہ اور جد وجہد کے مختلف پہلوؤں پر سوالات کیے جن پر حضرت صوفی صاحب مدظلہ نے تفصیل روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر مجاہدہ حضرت صوفی صاحب سے شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے فلسفہ اور کام پر گفتگو کر رہی تھیں اور میرا ذہن اس سوال کے گرد گھوم رہا تھا کہ اسے اسلام کا اعجاز کہا جائے یا شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی کرامت کہ اللہ رب العزت نے دہلی سے ہزاروں میل دور کیلی فورنیا کی ایک یونیورسٹی میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے فلسفہ اور تعلیمات کی اشاعت اور تعارف کا ایک ایسے دور میں انتظام کر دیا ہے جبکہ دنیا کا معاشرہ مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام کی دی ہوئی مادر پدر آزادی اور کمیونزم کے مسلط کردہ اجتماعی جبر کی حشر سامانیوں سے تنگ آچکا ہے اور کسی ایسے معتدل اور متوازن نظام کی تلاش میں ہے جو بے راہروی اور جبر کے درمیان صراط مستقیم کی حیثیت رکھتا ہو۔ یہ نظام بلاشبہ اسلام کا عادلانہ نظام ہے اور اسے جس طرح انسانی معاشرہ کے لیے اجتماعی نظام کے طور پر شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے پیش کیا ہے۔ یقیناً وہی فلسفہ مغربی جمہوریت کیپٹل ازم اور کمیونزم کا نظریاتی طور پر سامنا کر سکتا ہے اور وہ وقت قریب آگیا ہے جب ولی اللّٰہی فلسفہ ایک زندہ اور متحرک قوت کے طور پر نظام اسلام کے احیاء ونفاذ کا ذریعہ بنے گا انشاء اللہ العزیز۔

ڈاکٹر مجاہدہ کو "شاہ ولی اللہ یونیورسٹی" کے منصوبہ سے آگاہ کیا گیا تو انہوں نے اس پر بے حد مسرت کا اظہار کیا اور اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس کی کامیابی کی دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ "شاہ ولی اللہ یونیورسٹی" کی انتظامیہ کو اس منصوبہ کے لیے ان سے جس قسم کے تعاون کی ضرورت ہوگی وہ اس میں خوشی اور سعادت محسوس کریں گی۔

ٹ ان میں سے تین مقالے حاصل کر لیے گئے ہیں جن کا اردو ترجمہ انشاء اللہ العزیز "الشریعۃ" میں شائع کیا جائے گا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو صدمہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کا پوتا، مدیر الشریعۃ مولانا زاہد الراشدی کا بھتیجا اور قاری محمد اشرف خان ماجد کا فرزند محمد اکرم گزشتہ روز جامع مسجد نور مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے زیر تعمیر برآمدہ کی چھت سے گر کر جاں بحق ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محمد اکرم کی عمر گیارہ سال کے قریب تھی۔ وہ قرآن کریم کا چوتھا پارہ یاد کر رہا تھا اور سکول میں چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ محمد اکرم کو اس کے والدین اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے خاندان کے لیے اجر و ذخر بنائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین (ادارہ)

الشریعۃ اکیڈمی گوجرانوالہ

کی طرف سے دینی مدارس کے طلباء کے لیے اسلامی نظام کے مختلف پہلوؤں پر

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

سلسلہ وار شروع کیا جا رہا ہے انشاء اللہ العزیز

تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

ڈائریکٹر الشریعۃ اکیڈمی، پوسٹ بکس ۲۲۱ گوجرانوالہ